



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب "الضیاء الامح" میں ایک خطبہ رمضان اور روزہ کے احکام سے متعلق ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ "اگر از خود قے آجائے یا آنکھوں اور کانوں میں دوائی کے قطرے ڈالے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔" آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں جو یہ لکھا ہے کہ آنکھوں یا کانوں میں دوائی کے قطرے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا تو یہ صحیح ہے کیونکہ اسے عرف عام یا اصطلاح شریعت میں کھانا پینا نہیں کہتے اور نہ اس حالت میں دوائی کھانے پینے کے راستہ ہی میں داخل کی جاتی ہے، ہاں البتہ اگر دن کے بجائے رات کو آنکھوں یا کانوں میں دوائی استعمال کر لی جائے تو اس میں زیادہ احتیاط بھی ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی کو خود بخود قے آجائے تو اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا اور پھر شریعت کی بنیاد پر حرج (تنگی خرم کرنے یعنی آسانی) پر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا يَجْعَلْ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ ... سورۃ الحج ۷۸

"اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین کی کسی بات میں تنگی نہیں کی۔"

:اور بھی کئی دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ فرمایا:

(من ذریت النبی، فلا قنماء علیہ، ومن استنماء، فھلید القضاء) (سنن ابی داود، الصیام، باب الصائم یستقیء عاذاً ح: 2380 وجامع الترمذی ح: 720 وسنن ابن ماجہ، الصیام، باب ما جاء فی الصائم یقئی ح: 1676 واللفظ لـ)

"جس شخص کو خود بخود قے آجائے اس پر قنما نہیں ہے اور جو شخص خود قے کرے اس پر قنما ہے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 183

محدث فتویٰ